ممالکِ عربیہ اور ایران کا

سفرنامہ

مرتبہ

مدظلہ العالی
از حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

ناشر

آزاد بن حیدر ایم اے ناظم نشر و اشاعت
مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام عالمگیر کالونی
کراچی

مطبوعہ مشہور آفسٹ پریس میکلوڈ روڈ — کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنوری و فروری سنہ ۱۹۶۱ء میں میرے اور بعض احباب کے درمیان تبادلۂ
خیال ہو کر یہ طے پایا کہ بقیع شریف کے قبے و قبروں کی حفاظت اور مزارات حضرات
ائمہ کے تحفظ و بقاء و تعمیر مزار حضرت فاطمہ سیدۃ الزہراؓ عنہا کے لئے منظم
جائے اس سلسلہ میں تجویز ہوا کہ ایک فتویٰ مرتب کر دیں اور بعد
مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کا ایک وفد مغربی و مشرقی پاکستان میں
حضرات علمائے کرام کے دستخط حاصل کرے چنانچہ ۹ مارچ سنہ
سے یہ تحریک شروع کی گئی اور ۱۰ اپریل کو تمام انتظامات مکمل کرنے کے بعد مرکزی
انجمن تبلیغ الاسلام کے وفد نے پہلے مغربی پھر مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔
۱۱ مئی تک یہ دورہ جاری رہا۔ ازاں بعد ہندوستان کا دورہ کیا گیا۔ الحمد للہ پاک
ہند کے علماء و مشائخ نے تحریک سے اتفاق کرتے ہوئے فتوے کی تصدیقات

قربانی اور اپنی شاہانہ امداد کا اظہار فرمایا تین چار ماہ میں پاک و ہند کے علماء کے
جب دستخط مکمل ہو گئے تب خصوصی پاسپورٹ کی جد و جہد جاری کی گئی جیسے
ہی پاسپورٹ کا تکملہ ہو گیا سفیروں کے تحفظات کرنسی کا حاصل کرنا اور دیگر
متعلقات انتہائی عاجلانہ طور پر مکمل کئے گئے پیش نظر یہ تھا کہ ہم لوگ حج سے قبل
عالم اسلامی کا دورہ ختم کر کے حج پر مکہ معظمہ حاضر ہوں گے۔ مگر پاسپورٹ کے مسائل
نے کافی طور پر ہمیں موخر کر دیا۔ پھر بھی خدا کا نام لے کر ہم تین افراد عبدالحامد
قادری بدایونی۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی۔ مولانا عمر الٰہی دہلوی۔ کراچی کے
ہوائی اڈے سے بذریعہ طیارہ کے ایل ایم ۷ مئی سنہ ۱۹۶۰ء کو بوقت شب
روانہ ہوئے۔ ۲½ گھنٹے کے اندر اندر ہوائی جہاز نے دہران پہنچا دیا جہاں
پلیٹ فارم پر محبت سے پاکستانیوں نے ہمارا استقبال کیا۔ گرمی شدید پڑتی تھی
ہوائی جہاز کے مسافروں کی نشست کے لئے جو سیٹیں بنی ہوتی ہیں
وہ دن میں تو ٹھیک ہیں مگر ایسی صورت میں جبکہ مسافروں کو نصف رات
گزارنا ہو ان کے آرام کے لئے سعودی حکومت نے کوئی خاص انتظام نہیں
فرمایا ہے ہم لوگوں کو باہر کے صحن میں چادریں وغیرہ بچھا کر لیٹنا پڑا شب کے
بقیہ حصہ میں شبنم سخت گرنے سے طبیعت خراب ہو گئی صبح تک کوئی جہاز نہیں
ملا تب جنرل منیجر اور قائم مقام سفارت سے ملاقات کی بمشکل مطار کے قریب ایک
ہوٹل میں انتظام ہوا دن بھر اور شب کا نصف حصہ آرام کیا ۱۲ بجے شب
کو دہران سے سعودی طیارہ روانہ ہو کر ۹ مئی کو صبح ۲ بجے جدہ پہنچ
گیا نماز فجر مطار پر پڑھی اور اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر اپنے معلم صاحب کے

پاس رکھنا تھا۔ کیونکہ دہران کی فیسیں ادا کرنے کے باوجود جدہ سے بھی کئی قسم کی فیسیں بھرنا پڑیں۔

فیس جدہ۔ فیس معلمی۔ اجازت نامہ۔ ۱۱ بجے تک ان تمام مراحل سے فارغ ہوئے۔ بعد عصر جدہ سے مکہ معظمہ کے لئے روانگی ہوئی راستے میں کئی جگہ ٹھہرتے ہوئے بعد مغرب مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ ہم لوگ حرم شریف سے قریب ٹھہرنا چاہتے تھے مگر چونکہ تاخیر سے حاضر ہوئے اس لئے اچھے مکانات سب بھر گئے ہوٹلوں میں بھی جگہ نہیں رہی۔ حرم شریف سے ایک میل دور پر ایک اچھا مکان مل گیا وہاں ہم لوگوں نے قیام کیا۔ کھانے ناشتے وغیرہ کے تمام انتظامات معقول طور پر مکمل ہو گئے اگرچہ اخراجات زیادہ ہو گئے مگر آرام ملا۔

حرم شریف کا پہلا جمعہ:۔ مکہ معظمہ حاضر ہو کر پہلا جمعہ تھا۔ حرم شریف حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ الحمد للہ ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو جگہ مل گئی اور با اطمینان جمعہ ادا کیا۔ نماز کے بعد مختلف ممالک کے جانے والے افراد سے ملاقاتیں ہو گئیں۔ گرمی کافی بڑھی ہوئی تھی اور ہوا بھی خاصی حرارت دار تھی مگر حرم شریف کی حاضری کے جذبے میں گرمی کی زیادتی کا کچھ زیادہ احساس نہیں ہوتا۔ ذاتی طور پر ہماری طبیعت دہران سے ہی خراب ہو گئی تھی کیونکہ [illegible] سونے کی چودہ برس سے عادت تھی۔ اسی دن سے طبیعت کمزور ہو گئی۔ مکہ معظمہ حاضر ہو کر معمولات تو شروع ہو گئے تا آنکہ منیٰ کی روانگی ہو گئی رات مزدلفہ میں بھی تھی اور طبیعت کافی گری مگر ہمت سے کام لے کر منیٰ

عرفات مزدلفہ کے معمولات ادا کرلئے۔ دسویں ذی الحج کو جیسے ہی منیٰ پہنچے وہاں اُتر کر شدید ہیٹ کا شکار ہوا۔ لُو کا اثر ہو کر ۱۰، ۱۱ دو دن مسلسل بے ہوشی رہی۔ بارہویں کی شب میں ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ساتھی بھی مایوس ہوگئے۔ بارہویں کی صبح کو ڈاکٹروں کا مشورہ ہوا کہ مکہ معظمہ لیجانا چاہیئے۔ چنانچہ مکہ معظمہ لایا گیا۔ منیٰ کی قربانی اور رمی جمار وغیرہ ہماری طرف سے مولانا ربانی میاں اور مولانا عمر الٰہی صاحب نے ادا کی۔ بعد میں سیدھی شام کو مکہ معظمہ واپس آگئے

منیٰ کے سہ روزہ قیام میں شدید علالت کے باعث ممالک اسلامیہ کے لوگوں سے ملاقاتوں کا کام نامکمل رہا۔ البتہ مکہ معظمہ حاضر ہو کر جانے والے افراد سے حرم شریف اور اپنی قیام گاہ پر مختلف دعوتوں کی ملاقاتیں رہیں۔ خود بھی علماء و مشائخ سے ملتے جلتے رہے آئندہ پروگرام پر ان سب کو باخبر کر دیا گیا۔

مکہ کا قیام :- ہم لوگ منیٰ سے واپس آکر بعد حج ۱۲ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرے اس زمانے میں مختلف ممالک کے علماء سے تبادلۂ خیالات کیا جاتا رہا۔ بالخصوصیت سے مصر، شام، سوڈان والوں سے باتیں کافی کی گئیں جو حضرات مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ جانے والے تھے ان سے بھی طے کر لیا گیا کہ مدینہ منورہ میں بقیہ پروگرام پر تبادلۂ خیالات ہوگا۔

مدینہ منورہ کیلئے واپسی جدہ :- بارہ دن مکہ معظمہ میں قیام کے بعد ہم لوگ موٹر سے جدہ سے واپس ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ کا سفر جہاز سے ہو۔ پہلے دن جہاز میں ایک ساتھ سیٹیں نہ ملیں دو دن جدے میں قیام کیا۔ تیسرے دن

ہوائی جہاز سے روانہ ہو کر قبل مغرب مدینہ منورہ پہنچ گئے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ اس نے دربار حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچا دیا۔ حرم نبوی سے متصل ہی قیام تجویز ہو گیا۔ مصطفےٰ منزل کے بالائی حصے ہمارے پاس رہے۔ ہوٹل اور مصطفےٰ منزل اخراجات کے لحاظ سے دونوں یکساں رہے۔ مگر قرب حرم شریف کی وجہ سے یہی جگہ بہتر رہی تھی۔ اگر یہاں سے تکبیر کے بعد روانہ ہوتے تو حرم شریف کی نماز جماعت مل جاتی تھی۔ آتے ہی غسل کیا کپڑے بدلے خوشبو لگائی آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ اول نماز جماعت ادا کی۔ وظائف پڑھ کر مواجہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ عزیزوں، دوستوں خاندان کی جانب سے سلام عرض کیا ان سب کے لئے دعائیں کیں اور عرض کیا۔ حضور تبلیغ شریعت کی نیز فریضہ کی حفاظت و تعظیم کے لئے جو قدم اٹھایا ہے دعا فرمائیں کامیابی حاصل ہو۔

حرم شریف میں ہر نماز کی حاضری کے وقت جاننے والے علماء اور دیگر افراد و علماء مل جاتے جن سے ہماری تحریک کا تعلق تھا وقت کا تعین کرتے اگلے دن باتیں کرتے یا تو اپنی قیام گاہ پہ ان حضرات کو بلاتے یا خود ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوتے فقیہ عصر علامہ ربیع مدنی اور علمائے شام سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔

ہم نے جس فتوے پر پاکستان و ہندوستان کے علماء کے دستخط کرائے تھے سب سے پہلے اس کی عربی کرنا تھی۔ مدینہ منورہ کے قیام میں اس کا مسودہ تیار کر لیا گیا۔ طے پایا کہ جدہ میں اس کا ٹائپ کرا لیا جائے تمام مقدس مقامات

کی زیارتیں کیں۔ ۱۸ دن مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد ہم سب لوگ دیار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہو کر جدے آ گئے اور جہازوں کے انتظار میں ۱۲ دن یہاں ٹھہرنا پڑا اس طویل عرصے میں مسودہ کی کاپیاں پندرہ ہیں تیار کرائیں اگرچہ اُن کا حالات کے لحاظ سے تیار ہونا مشکل تھا بہرطور انہیں نکلوایا۔

جدے میں مزید قیام دوبھر ہو گیا تھا اس لئے عمرے کیلئے مکہ معظمہ چلے گئے دوسرے دن واپس آ گئے جدے میں معلوم ہوا کہ جس راستے ہم لوگ لگے کا سفر کرنا چاہتے ہیں وہ راستہ بوجہ قرنطینہ بند رہیگا۔ ۳ دن قرنطینہ کے اگر نکالے جائیں تب اُس راستے سے جا سکتے ہیں اس لئے مجبوراً راستہ بدلنا پڑا دوسرے ٹکٹ خریدے گئے اور براہ عمان پروگرام بنایا گیا۔

جدے سے عمان بیت المقدس:- جمعرات سعودی عربیہ کے ہوائی جہاز سے علی الصبح ۶ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے عمان پہنچے۔ جہاں ½ گھنٹے میں کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو گئے۔ یہاں کے عمال کا طرز عمل حجاج کے ساتھ بہت اچھا ہے کسی قسم کی پریشانی و الجھن نہیں ہوتی۔ اتنا معلوم ہو کر کہ حج سے آرہے ہیں اخلاق و محبت سے پیش آتے ہیں۔ پولیس والوں کے اندر بھی مذہبی جذبہ موجود ہے یہاں کی تمام دفتری کارروائیوں کے بعد باہر آکر موٹر والوں سے بات کی عمان کے موٹر والے کافی سے زیادہ ہوشیار مگر معاملات کے اچھے نہیں ہیں کئی آدمیوں سے گفتگو کے بعد ایک پوری موٹر بیت المقدس جانے کے لئے طے کی پونے بارہ بجے عمان سے روانہ ہوئے۔ راستہ اگرچہ پہاڑی ہے کافی بلندی پر ہمیں جانا ہے بہت اچھے

منظر قدرت زیر نگاہیں گاڑی پوری قوت سے چلی جا رہی ہے کسی ایک چیز پر نظر اچھی طرح نگاہ نہیں ٹھہر پاتی۔ شہر عمان میں مختصر قیام کرتے ہوئے ہم قدس جا رہے ہیں سوا سو میل کا یہ سفر شام تک طے ہوگا جدہ سے قدس کو تار بھی کر دیا ہے تاکہ قیام وغیرہ کا انتظام ٹھیک رہے اگرچہ سعودیہ عربیہ سے تار دینے میں کافی پیسے خرچ ہوتے ہیں طرف تار اور ٹیلیفون کی شرح ہمارے یہاں سے بہت زیادہ ہے۔ ہم لوگ نماز مغرب سے قبل بیت المقدس پہنچ گئے۔ قیام ایسی جگہ ہوا جو حرم شریف سے کافی دور تھی مگر آرام و راحت کے لحاظ سے یہ جگہ ہی مناسب تھی

بیت المقدس: موٹر سے اتر کر تازہ وضو کیا کپڑے بدلے بعدہ حرم شریف کی طرف روانہ ہوگئے۔ آج کل صخرا شریف کے بالائی حصے اور اندرونی حصوں میں درستی و مرمت جاری ہے کلس کے اوپر کا کام مکمل ہو چکا ہے اندرونی حصوں میں کافی مرمت ہونا باقی ہے جس کی وجہ سے صخرا کا وہ مبارک حصہ جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا براق شب معراج میں جاتے ہوئے باندھا تھا بند ہے۔ قدس کی تعمیر و مرمت کے کام میں پاکستان نے بھی اپنی بساط کے مطابق نمایاں حصہ لیا ہے یہاں سے آگے بڑھ کر مسجد اقصیٰ آتی ہے یہ عظیم الشان مسجد سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کی بنوائی ہوئی ہے جس کی مختلف زمانوں میں مرمت ہوتی رہی اس کے صحن میں ہزار ہا [illegible] انسان سما سکتے ہیں یہی وہ مسجد ہے جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھائی۔ انبیاء و مرسلین نے آپ کی اقتدا پر فخر و ناز کیا۔ یہاں سے آپ فارغ ہو کر معراج

شریفہ کی دولت سے سرفراز ہونے کے لئے سماوات کی سیر فرمانے گئے"۔

معراج نبوی :۔ سیدنا جبرئیل علیہ السلام آپ کے ہمرکاب تھے۔ براق کو یہ عزت و توقیر دی گئی کہ حضور پاک اُس پر سوار ہوئے اب وہ وقت آگیا کہ حضرت جبرئیل بھی رو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ میری قوت پرواز ختم ہوگئی۔ جہاں تک میری اور براق کی منزلیں تھیں وہ پوری ہوگئیں اب ہماری یہ مجال نہیں کہ قدم آگے بڑھا سکیں یہ صرف آپ ہی کو قوت عطا ہوئی ہے کہ آپ آگے اُس مقام پر تشریف لے جائیں جہاں اب تک کوئی نہ پہنچ سکا۔ براق بھی مفارقت نہ کر سکا۔ رفرف حاضر ہوا حضور اُس پر رونق بخش ہوئے اب دنیٰ فتدلٰی کی منازل شروع ہوگئیں اُدنُ منی کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ہر طرف نور کا عالم تھا۔ چاند سورج اور ساتوں آسمان پیچھے رہ گئے۔ آغوش ربوبیت میں آپ جلوہ گر ہوگئے تحیات وطیبات کا گلدستہ پیش فرمایا۔ ادھر سے صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ آیا آپ نے حسب عادت رأفت و رحمت ذات گرامی کے علاوہ عمومی رحمت کی استدعا پیش کی جسے شرف قبولیت عطا ہوا۔ آپ نے ظاہری آنکھوں سے جلوۂ الٰہی بلا جھجک اس طرح دیکھا کہ آنکھ سے آنکھ ملی رہی یہاں نہ فَاخْلَعْ نعلیک کی صدا ہے نہ کسی ایک جلوا دیکھنے پر بے ہوش ہوجانے کا کوئی معاملہ بلکہ بعض ارباب معرفت کا بیان ہے کہ عرش پکارا اے خداوند تیرا محبوب کیا اچھا ہو کہ مجھ پر جوتیاں پہنے ہوئے تشریف لائے ہم نے ایک موقع پر کہا تھا ۔

غلط ہے عرش پہ بیٹھا ہوا اللہ کو کہنا !
مگر سچ ہے نبی کا عرش پہ مسند نشیں ہونا

خدائے قدوس جسم و جسمانیت سے پاک و منزہ ہے اُس کا عرش پہ بیٹھنا محال ہاں حضور کے لئے ہی یہ بات زیب دیتی ہے کہ آپ مسند نشین عرش ہوں۔ اس دور میں بھی کچھ نا سمجھ ایسے ہیں جو حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ بشر کے ساتھ یاد کرکے حضور کا عالم خاکی سے عالم نور کی طرف جانا محال اور بعید از خیال و عقل سمجھتے ہیں حالانکہ بات صاف ہے سب جانتے اور اسے مانتے ہیں کہ آپ خدائے قدوس کا نور شریف تھے اور ایسے نور تھے جو دنیائے انسانیت کی طرف منتقل ہونے سے قبل مقام قرب خاص میں جلوہ گر رہے اور اپنے نور سے کل جہان کو منور فرماتے رہے عالم قدس سے عالم ظاہری کی طرف منتقل ہوئے تو اس انتقال میں برسہا برس لگ گئے اصل نور اصل کی جانب منتقل ہوا۔ الشیء یرجع الی اصلہ۔ ہر شئے اپنی اصل کی جانب منتقل ہو جایا کرتی ہے۔ کیا ہم روز مرہ نہیں مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہزارہا میل تک بجلی آن کی آن میں منتقل ہو جاتی ہے۔ بجلی کا نور اگرچہ منٹوں میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے اور پھر سیکڑوں من وزن والا جہاز خلا میں منتقل ہو سکتا ہے۔ ۱۸ - ۱۸۰ - ۳۰۰ - ۳۰۰۰ ہزار میل فی گھنٹہ رفتار کے فضائے آسمانی میں جا کر واپس آسکتے ہیں تو نور الٰہی کا مکہ سے مسجد اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں اور اُن سے بھی آگے پہنچ کر بارگاہ قدس میں حاضر ہو جانا کیوں بعید از قیاس ہے۔ جاننے والا شریعت نے بالتصدیق

کرنے والے صدیق بنے آج ہم اس باب میں جھگڑتے ہیں حالانکہ قرآن مقدس نے فرمایا تھا اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی جو کچھ اس نے دیکھا تم ان کے دیکھنے پر جھگڑتے ہو۔ انبیاء و مرسلین آتے جاتے آپ کے استقبال کو حاضر تھے اور حضور کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور فرما رہے تھے۔

حضور سب کو جمال نبوت سے سرفراز کرتے ہوئے گئے اور واپس تشریف لائے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ یہ سارا منظر مسجد اقصیٰ میں آنکھوں کے سامنے آگیا ہم لوگ تمام متبرک حصوں میں حاضری دیتے نمازیں پڑھتے سب کے لئے دعائیں کرتے۔ پاک و ہند کے اعزہ و اخوان سب ہی کے لئے دعائیں کیں۔

علمائے قدس سے ملاقاتیں: مسجد اقصیٰ کی جماعت میں جس قدر علمائے قدس تشریف لائے اُن سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہو جاتیں مستحقین کی خدمات میں مناسب و موزوں نذر بھی ہماری طرف سے پیش کیا گیا امام و موذنین و بوابین کو نذر دی گئیں خصوصی علمائے اوقات ملاقات طے کرکے تبادلہ خیالات کیا گیا۔

مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر کی خدمات قومی و مذہبی کو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے دنیا میں بھی یہ شرف عطا ہوا مولانا کا وصال اگرچہ یورپ میں ہوا مگر آپ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کے ایک حجرے میں دفن ہوئے اتنی بڑی سعادت آپ سے پہلے کسی قائد کو حاصل نہ ہو سکی مولانا کے حجرہ کے دروازہ پر آپ کا پورا نام

سفید تحریر کندہ ہے اب سے پانچ چھ سال قبل جب ہماری حاضری ہوئی اس وقت مولانا کا وہ جبہ جس میں آپ کا انتقال ہوا وہ بھی حجرے میں لٹکا ہوا تھا اس سال نظر نہیں آیا۔

دیر تک فاتحہ پڑھی دوران ایصال ثواب میں تحریک خلافت کا پورا زمانہ یاد آگیا۔ جبکہ ہم مولانا کی معیت میں تحریک خلافت کا کام کرتے تھے۔

بیت خلیل الرحمٰن کا سفر:۔ طے پایا کہ صبح نماز فجر کے بعد متصلاً بیت خلیل الرحمٰن کی زیارت کے لئے چلیں سب سے پہلے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے وہ تبرکات جو آپ سے منسوب ہیں انکی زیارت کریں پھر آپ کی جائے پیدائش بیت اللحم دیکھیں سب جگہ زیارت کرتے ہوئے سیدھے خلیل الرحمٰن جائیں چنانچہ ۲ گھنٹے حضرت مسیح علیہ السلام کے آثار و تبرکات کی زیارت کرنے میں صرف ہو گئے نماز ظہر تک بیت خلیل الرحمٰن پہنچ گئے۔ یہ مقام اب کافی آباد اور با رونق ہو گیا ہے۔ بیت المقدس سے یہاں تک کی مسافت تقریباً ایک سو کلو میٹر ہے راستہ پہاڑی اوتار چڑھاؤ کا ہے بازار نہایت با رونق ہیں ہزاروں کی آبادی ہے مکانات نئے طرز کے کافی بن گئے وسط شہر میں ایک وسیع قطعہ کے اندر حضرات انبیائے کرام جلوہ افروز ہیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہما السلام حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام جیسی مقدس ہستیاں یہاں تشریف فرما ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی

جگہ خاص عزت و شرف کا مالک ہے ۔

سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام کے مزار شریف پر حاضر ہو کر آپکی پوری حیات مقدسہ سامنے آ گئی ۔ آپ نے کس کس طرح قربانیاں دیا بچپن کے زمانے سے لے کر تا بنائے کعبۃ اللہ شریف سارے واقعات زیر نظر تھے ۔ آپ کے مزار شریف کے سامنے فاتحہ شریف پڑھتے وقت عجیب قسم کا سرور رہا ۔ کبھی تو خانۂ کعبہ کی تعمیر کا منظر آنکھوں کے سامنے آتا ۔ کبھی سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ کبھی حضرت اسمٰعیل اور حضرت بی بی ہاجرہ علیہما السلام کو کعبہ کی سرزمین پر یکہ و تنہا چھوڑ کر چلا جانا کبھی آگ میں ڈالا جانا اللہ غنی ان اکابر مرسلین کرام نے حق کی خاطر کیسی کیسی عظیم الشان قربانیاں پیش فرمائیں ۔ پھر خدائے قدوس کی طرف سے خلّت کے درجات پر فائز فرمایا گیا ۔

زاں بعد حضرت یعقوب و سیدنا یوسف علیہ السلام کے مزارات پر حاضر ہوئے تو سورۂ یوسف کی آیاتِ شریفہ زبان سے جاری ہونے لگیں سیدنا یوسف علیہ السلام کا والد بزرگوار سے خواب نقل فرمانا ۔ پھر بھائیوں کے ساتھ جنگل میں جانا ۔ کنوئیں میں ڈالا ۔ - اور نکالا جانا بازار مصر میں فروختگی پھر مصر میں قید کیا جانا ۔ عرصہ دراز کے بعد باعزت رہائی ۔ معجزات یوسفی کا ظہور ۔ بھائیوں کا حاضر دربار ہو کر واپس جانا ۔ دوبارہ حاضر ہونا ۔ ایک بھائی کا روک لیا جانا ۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کا بڑھاپے میں امتحانات دینا ۔ پھر تخت پر حضرت یعقوب علیہ السلام کا عزت

تکریم کے ساتھ بٹھایا جانا بھائیوں کا سجدہ کرنا۔ حضرت یوسف کی طرف سے عجب ابوب ار کی معافی کا اعلان یہ تمام واقعات نظروں کے سامنے آگئے۔ فاتحہ اگرچہ لمبی ہوگئی مگر بارہا قلب مطمئن تھا کافی دیر کے بعد فراغت پائی۔ ساتھی بھی پورے عجز وانکسار و خلوص کے ساتھ مزارات پر حاضر تھے۔ کافی حظ اور فیض اٹھانے کے بعد ظہر پڑھ کر واپس ہو سکے۔ کھانا موٹر ہی میں کھایا۔ سب جگہ حاضری دیتے ہوئے شام تک بیت المقدس واپس ہو سکے۔ یہاں کا موسم بڑا خوشگوار ہے۔ رات کو بند کمرے میں سوتے تھے شب کے آخری حصے میں کمبل اوڑھنے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔

علمائے قدس کی دعوت:۔ ہم نے مسجد اقصیٰ میں بعض بعض علمائے کرام سے ملاقاتیں کر لی تھیں لیکن جی چاہتا تھا کہ ایک اجتماع ایسا ہو جس میں یہاں کی مشہور و معروف شخصیتیں یکجا ہو کر باتیں کر سکیں چنانچہ ہم نے اپنی قیام گاہ پر حالیہ مفتی اعظم فلسطین اور دیگر مشاہیر علماء کو مدعو کیا۔ الحمدللہ اجتماع خاصا اچھا رہا۔ مفتی اعظم سے ہماری ملاقات کراچی میں بزمانہ خان لیاقت علی خان مرحوم ہو چکی تھی۔ آپ نے کراچی کے علاوہ مغربی پاکستان کا دورہ بھی فرمایا تھا۔ بڑے با اخلاق عالم و مفتی ہیں مگر جو بات حضرت مولانا مفتی امین الحسینی دامت برکاتہم العالی میں ہے وہ مجاہدانہ شان کسی دوسرے میں نظر نہیں آتی۔ موجودہ مفتی فلسطین با اخلاق اور صاحب علم و تفقہ ہیں مگر جذبات کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ مہاجرین فلسطین کے بارے میں گفتگو ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ انہوں نے کلام کا رخ بدل کر دوسرے مسائل چھیڑ دیے۔ اسی طرح حجاز کے بارے میں ان کی روش رہی بہرحال دعوت کا اجتماع کافی دیر تک جاری رہا۔ علمائے قدس سے دیر تک مباحث

و مذاکرات جاری رہے ہم نے اپنے مشن کی داغ بیل ڈال دی۔ فتوے کی کاپیاں مفتی صاحب اور دیگر علمائے قدس کی خدمات میں پیش کر دیں جس دن چلنا تھا اُسی دن مفتی فلسطین کے دفتر میں جا کر ملے یہاں تک کہ ۱½ گھنٹے کے قریب ملاقات کا سلسلہ جاری رہا حضرت مفتی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ میں ان شاء اللہ جواب مرتب کر کے روانہ کروں گا تفصیل تبادلۂ خیالات اور اپنی تحریک کی اعانت کا وعدہ دے کر ہم لوگ بیت المقدس سے واپس ہوئے ۔

عمان ولبنان بیروت و دمشق کا قیام

بیت المقدس سے ذریعہ ہوائی جہاز عمان آئے یہاں کام کیا —— کچھ زمین بنائی پھر لبنان میں مصروف رہے لبنان سے سیدھے بیروت گئے۔ بیروت میں چھ دن قیام کیا۔ سب سے پہلے پاکستانی سفارتخانہ میں مسٹر صلاح الدین خورشید و مسٹر حسن سے ملاقاتیں کیں پھر سفیر محترم سے ملاقات کی۔ الحمد للہ یہاں پاکستانی عملہ کافی مستعدی سے مصروف کار ہے۔ عمال و کارکنان پوری تن دہی سے کام کرتے ہیں ۔

مسٹر صلاح الدین خورشید مسٹر حسن نے دعوتوں کا اہتمام کیا۔ ہم لوگ بیروت کے ایک اچھے ہوٹل میں مقیم تھے جو وسط شہر میں ہے اگرچہ یہاں کے ہوٹل بالکل یوروپین طرز و خرچ کے ہوٹل ہیں اخراجات یہاں زائد ہیں مگر سکون و آرام کے لحاظ سے ہوٹل ہی عمدہ قیام گاہ ہیں چھ دن کے قیام میں مقامی علما و مشائخ سے ملے یہاں کے علماء و مشائخ بیرونی افراد سے باتیں کرنے میں جھجکتے ہیں۔ حکومت بھی تقریباً نیم عیسائی ہے۔ مگر پاکستان کے متعلق اچھے

ہیں اس سے قبل ہم تین بار آ چکے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے پرانے متعارفین حضرات سے ملاقاتیں کیں البتہ ڈاکٹر فیض سے ملاقات نہ ہو سکی اور نہ یہی معلوم ہو سکا کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ مکان پر بھی گئے مگر اس مکان میں اب کوئی دوسرے صاحب رہتے ہیں یہاں ڈاکٹر صاحب کا پتہ نہ چل سکا۔ بیروت کے مزارات اور شہر سے ۲۰ میل دور باہر کا سفر مسٹر صلاح الدین خورشید نے کرایا انکی معیت میں سب سے پہلے ایک بڑے بزرگ و عالم کے مزار پر حاضر ہوئے وہاں سے بیروت کے باغات کے مناظر دیکھے تازہ پھل کھائے اپنے ہمراہ بھی لائے اور صلاح الدین صاحب کے یہاں کی دعوت میں بھی خوب کھائے یہاں کے قیام میں قرآنی تحریک کی تبلیغ کی گئی لوگوں کو ہمنوا بنایا گیا۔

بیروت سے دمشق کا سفر بائی روڈ

مسٹر حسن نے مشورہ دیا کہ بیروت سے دمشق بجائے ہوائی جہاز کے سڑک سے جائیے تاکہ پہاڑی مناظر دیکھتے ہوئے سفر ہو سکے چنانچہ ہم نے اتفاق رائے کر لیا اور یہی پروگرام بنا کر مدت طے کر لی جس میں ہم سب مع سامان کے روانہ ہوئے جب بیروت کی سرحد اور پہاڑی راستے ختم ہو گئے تو دمشق کا کسٹم آفس آیا۔ یہاں کے کسٹم آفس میں ہم سب کو سخت پریشانی ہوئی تمام سامان جو انتہائی احتیاط و محنت سے باندھا اور درست کیا گیا تھا۔ ایک ایک چیز کھولی گئی تمام سامان سڑک پر ڈال دیا گیا۔ ہمارے پاس محصولی سامان تو کچھ تھا نہیں مگر دشواری یہ تھی کہ صندوق ٹوٹ گیا تھا رسیوں سے بندھا چلتے وقت ٹھیک کیا گیا۔ سب سامان علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔ جس کا

بیٹھا کر کے طمانیت سے باندھنا ناممکن ہو گیا تھا۔ ۲ گھنٹے کے قریب یہاں رہنا پڑا گویا تین گھنٹے کی جیل ہو گئی۔ کھانا۔ پینا۔ چائے وغیرہ سب کا دروازہ بند۔ رات کو ½ ۱۲ بجے دمشق پہنچے ایک پاک وصاف ایسا اچھا ہوٹل تلاش کیا جہاں یورپ کی بلائیں نہ ہوں بڑی دشواری کے بعد ایک ہوٹل ملا جس کے متعلق بہت کچھ بتایا گیا تھا کہ یہ ہوٹل نجاستوں سے پاک ہے مگر قیام کے بعد معلوم ہوا کہ سوائے ناچ رنگ کے اور تمام لغویات یہاں موجود ہیں۔ ہم لوگ اپنے بند کمروں میں رہتے تھے اور زیادہ وقت باہر گزرتا۔

علما کی ملاقاتیں:- ہم نے دوسرے ہی دن سے علماء و مشاہیر سے ملاقاتیں شروع کر دیں تاریخی مقامات پر حاضریاں دیں ہم نے پہلے جامع دمشق میں نماز جمعہ پڑھنا طے کی۔ یہاں کی جامع مسجد ایک تاریخی مسجد ہے یہ شہر بہت سے انقلابات دیکھ چکا ہے سب سے بڑا اور دردناک وہ انقلاب تھا جبکہ حضرات اہلبیت اطہار کی مخدرات اور پاک بیبیاں بازاروں محلوں گلیوں میں سے اسیر بنا کر دربار یزید میں لے جائی جا رہی تھیں۔ ہم نے وہ راستے بھی دیکھے جس طرف سے حضرات اہلبیت کے قافلے گئے۔ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں سیدنا امام عالی مقام کا سر مبارک رکھا گیا تھا اور اس کے ساتھ یزید علیہ اللعن نے انتہائی گستاخیاں کی تھیں۔ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں اسیران اہلبیت اطہار نے حق وصداقت کے اظہار کے لئے ایسے خطبات وتقاریر فرمائیں جن سے یزید اور اس کے درباری تھرا اٹھے۔ سیدنا سجاد رضی اللہ عنہ نے اپنی طاقت لسانی کے باعث ایسے ارشادات عالیات فرمائے کہ دربار یزیدی کانپ گیا

ان تمام مناظر کو دیکھتے دیکھتے قلب نے پکارا۔

۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما۔

حسین زندہ ہے اس کا کردار وعمل تا قیامت باقی رہے گا۔ یزید تو مر گیا۔ آج دنیا یزید کا نام سنتے ہی اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتی ہے مگر جہاں حسین مظلوم رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی آتا ہے آنکھیں فرش راہ بچھاتی اور قلوب سراپا توجہ ہو جاتے ہیں کوئی ایسی بدبخت ہو جو نام حسین سنکر آبدیدہ نہ ہو جائے۔ شاید ہی کوئی قلب ایسا ہو جس میں محبت حسین جلوہ گر نہ ہو۔ کردار حسین تاریخ کا نہ مٹنے والا سانحہ ہے۔ جو الی یوم القیامہ زمانہ کو درس عظیم دیتا رہے گا۔ اور جناب امام عالی مقام کی زندگی کے محیر العقول کارنامونکو مختلف عنوانات و حیثیت سے تازہ کرے گا۔

جامع مسجد کے امام کا خطبہ:۔ جامع دمشق مصلیوں کی کثرت سے لبریز تھی۔ یہاں کے خطیب و امام بغیر داڑھی کے امام تھے۔ خطبہ زبان و فصاحت بلاغت مذہبیات کا اچھا شاہکار تھا۔ مگر خطبے میں عربی قومیت کا مسئلہ سب سے زیادہ نمایاں تھا اور افرنجیت و سامراجیت کی تحریکات کا مکمل رد تھا۔ سیاسی مباحث نے خطبہ کی مذہبی اہمیت کا اثر ختم کر دیا۔ ایک اچھے قاری نے دلنشین لہجے میں قرآن کریم پڑھکر نمازیوں کے دلوں میں ایمانی گرمی پیدا کی۔ نماز ختم ہوئی تو ایک گھنٹہ متعارفین سے ملاقاتوں میں نکل گیا۔ حضرات علمائے کرام سے انکی ملاقاتوں کا وقت طے ہو گیا۔

حضرت مولانا سید عبدالوہاب صاحب سے ملاقات: شام کی بزرگ ترین شخصیت جو علم و فضل روحانیت کے لحاظ سے

بلند پایہ ہستی وہ ہے مولانا سید عبدالوہاب صاحب قبلہ کی ذات گرامی آپ شام میں چوٹی کے عالم و محدث ہیں۔ ہر سال حرمین الشریفین حاضری دیتے ہیں۔ اس سال بھی حاضر ہوئے اور واپس ہو کر فالج کا اثر ہو گیا۔ ہم لوگوں کو عرصہ دراز سے آپ کے ساتھ تعارف ہے سب سے پہلے ہم آپ ہی کی خدمت گرامی میں حاضر ہوئے دو ایک دن تک تو سلسلۂ مزاج پرسی حاضریاں ہوتی رہیں۔ چوتھے دن حضرت سے نفس تحریک پر مفصل تبادلۂ خیالات ہوا۔ چنانچہ علمائے شام کا اجتماع طے ہو گیا۔ تمامی علمائے کرام مدعو کئے گئے پہلے ہمارا مرتب کردہ جواب پڑھا گیا۔ حضرات علماء نے ہمارا جواب بہت پسند کیا۔ بعد سماعت تصدیقات و توثیقات فرمائیں۔ یہاں مزید کاپیوں کی ضرورت پیش آئی۔ پچاس کاپیاں ٹائپ سے نکلوائیں

متفرق کاپیاں دیگر علمائے کرام کے پاس چھوڑیں۔ دس دن کے قیام کے بعد دمشق سے ہم لوگوں نے مصر کا ارادہ کیا۔ سیٹوں کے انتظامات شروع کئے ۹½ بجے شب کے جہاز چلنے والا تھا مگر دمشق سے لیٹ چلا اور رات کے ۲ بجے قاہرہ کے مطار پر پہنچا۔ سامان چونکہ دمشق کے کسٹم آفس میں خراب ہو گیا تھا اس لئے بعض بکس مطار مصر پر چھوڑے گئے تاکہ واپسی پر محصول ادا کر کے سامان وصول کر لیا جائے اور ساتھ لیجانے کی زحمت سے بچ جائیں۔

قاہرہ کے ہوٹلوں میں بزمانۂ سابق قیام کر کے تلخ تجربات ہو چکے تھے اس لئے یہاں خاص طور پر کسی ایسے ہوٹل کا ڈھونڈنا جہاں اطمینان سکون کے ساتھ نماز وغیرہ ادا کر سکیں۔ مشکل تھا۔ مگر کوشش کے بعد الحمدللہ

ایک اچھا صاف ستھرا ہوٹل جو مغربی ناپاکیوں سے پاک تھا مل گیا ہم سب اس میں ٹھہرے۔ خرچ کے لحاظ سے سرائیں وغیرہ کے مقابلے میں کچھ ہی کم تھا۔ مگر آرام دہ کافی تھا۔ ملاقاتی کمرے بھی بہت عمدہ تھے دوسرے دن اپنے احباب دیرینہ کو مطلع کیا سب سے ملاقاتیں شروع ہو گئیں۔ حضرات علمائے مصر سے ملاقاتوں کے پروگرام طے ہو گئے یہاں چونکہ تعمیری کام مکمل کرنا تھا اور وہ سب کے سب وقت کے محتاج تھے۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ کم از کم دو ہفتے قیام ناگزیر ہوگا اگرچہ اخراجات وسرمایہ کی طرف سے فکر تھی۔ جو رقم ہمارے ساتھ ہے اس میں اخراجات کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا سفر عزت و آبرو کے ساتھ اختتام تک پہنچے گا۔

مزار حضرت بی بی سیدہ زینب رضہا پر حاضری

قاہرہ میں سیدنا الحسینؓ مزار سیدہ بی بی زینبؓ اور مزار سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ مزارات زیارت گاہ عام وخاص ہیں۔ خصوصاً حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے مزار پر عجیب وغریب برکات کا نزول ہوتا ہے۔ ہم لوگ نماز مغرب کے وقت حاضر آستانہ مبارک ہو سکے آستانہ مقدسہ حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک زائر سراپا ادب بنا ہوا حاضر تھا یہاں بھی کافی تاثرات قلوب پر وارد ہوئے آستانہ مبارک کی ضریح مبارک پاکستان کے ایک مشہور بینک کا کاروبار کرنے والے تاجر سیٹھ نے انتہائی عقیدت کے ساتھ کافی روپیہ سے تیار کرا کر مزار شریف پر چڑھائی ہے۔ مصر میں عام وخاص طور پر تمام آستانوں پر بزرگ کی تاریخ

وصال و سنہ کے کتبات کندہ ہیں جنھیں پڑھ کر ہر ایک شخص بآسانی سمجھ لیتا ہے کہ کون بزرگ ہیں۔ آستانوں اور بزرگوں کے قبے اور کتبات دراصل ہماری تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ مزار سیدہ بی بی زینب پر حاضر ہو کر قلب کی عجیب حالت ہوئی دیر تک گریہ رہا۔

عام کارکنان سے ملاقاتیں دعوتیں ضیافتیں

دو چار دن کے اندر اندر قاہرہ کے احباب کو علم ہو گیا اب ہر طرف سے لوگ ملنے آنے لگے ضیافتیں شروع ہو گئیں پرانی اور جدید جماعتیں جس قدر یہاں ہیں سب سے ملا۔ بعد استاد محترم الحاج مولانا محمود ربیع عزّ الفقہ جامع الازہر اور دیگر علمائے مصر سے تفصیلی ملاقات میں کام کا خاکہ طے ہو گیا۔ کئی پارٹیوں میں ہماری تحریک پیش ہو گئی اور ہر حلقے میں بہت پسند کی گئی۔

پاکستانی سفارتخانہ محترمی خواجہ شہاب الدین و محمد احمد صاحب سے ملاقاتیں

مصر پہنچنے کے دوسرے ہی دن ہم نے اپنے ہوٹل سے فون کیا فون پر خواجہ صاحب محترم اور محمد احمد صاحب کو اپنا مصر پہنچنا بتایا وہ بہت خوش ہوئے۔ فون پر ملاقات کا وقت تجویز ہو گیا۔ ہم تینوں ارکان سفارتخانہ گئے۔

ہمارے اور خواجہ صاحب محترم کے مابین دیر تک مختلف مسائل عنوانات پر گفتگو ہوتی رہی نام بنام مختلف حضرات کی خیریت اور

مزاج پرسی کرتے رہے۔ چاہئے پی کر محمد احمد صاحب سے ملنے جانا تھا مگر وہ علیل ہو گئے اس لئے اس روز جانا ملتوی کیا دوسرے دن آن سے تفصیلی باتیں ہوئیں۔ محمد احمد صاحب کراچی میں چیف پاسپورٹ آفیسر کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ چونکہ ایک اچھے وکیل ہیں اس لئے وزارت خارجہ نے آپ کو مصر میں مامور کر رکھا ہے۔ یوپی کے اعلیٰ خاندان سے ہیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل جج کے صاحبزادے ہیں۔ دو ہفتے کے قیام میں ہم اپنے حالات سے پاکستانی سفارتخانے کو مطلع کرتے رہے۔

حسب
وزارت اوقاف کے وزیر صاحب
کو فوری اطلاعات

پاکستانی سفارتخانے متعدد بار وزارت اوقاف سے ہمارے قاہرہ پہنچنے کے متعلق استفسارات کئے تھے اس لئے خواجہ صاحب محترم نے وزیر صاحب کو مطلع فرما کر ہمارا پورا پتہ بتا دیا۔ اسی دن وزارت اوقاف سے ۳-۴ عمال ہوٹل تشریف لائے اور ہمیں ہمارا پروگرام جو وزارت اوقاف نے آثار اور تاریخی مقامات کے مشاہدہ و معائنہ کا مقرر فرمایا تھا اس سے مطلع کیا اور وزیر صاحب سے ملاقات کے وقت و تاریخ سے باخبر کیا۔ چلے ہم لوگ اور حفاظ نے وزیر موصوف سے ان کے دفتر میں جا کر ملاقات کی۔ ملاقات میں ایک دوسرے وزیر ایک ازہر کے فاضل بھی موجود تھے مختلف مسائل علمی پر مذاکرات شروع ہو گئے۔ گنبد خضرائے مقدس کے بوسیدہ پردوں کا مسئلہ بھی چھڑ گیا اور کافی دیر تک تبادلۂ خیالات رہا پھر تحریک تحفظ

قبور صحابہ و اہلبیت آگئی اس پر بھی سیر حاصل بحث ہوگئی وزیر صاحب محترم اور دوسرے وزیر و عالم سب ہم سے متفق ہوئے۔

شیخ ازہر سے ملاقات :- دوسرے دن شیخ ازہر سے ہم لوگ ملے ایک گھنٹے کے قریب شیخ ازہر سے باتیں رہیں آجکل تمام عربی ممالک میں عرب قومیت اور عربی زبان کا مسئلہ زور پر ہے ہم سے بھی پاکستان میں عربی کے موقف پر سوالات کئے گئے ہم نے بتادیا کہ جو مدارس علما کے اختیارات و اقتدار میں چل رہے ہیں ان سب میں عربی ہی کے اندر درس ہوتا ہے اور عربی علما کے طبقے میں بلا شبہ اچھی طرح چل رہی ہے لیکن ملکی زبان کی حیثیت سے عربی کا لازمی زبان بنا۔ اس میں وقت لگے گا۔ جدید عربی کے مدرسین ہمارے یہاں کم ہیں۔ شیخ نے فرمایا اس ضرورت کو ہم پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے علما کی تندہی کا ذکر کرتے ہوئے بتادیا کہ زبان عربی کی ترویج و ترقی کے لئے ہم میں کا ہر ایک فرد پوری قوت و عمل کے ساتھ تیار ہے دیگر اساتذہ ازہر سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

حضرت استاذ محمود ربیعی معلم الفقہ سے ملاقاتیں

حضرت استاذ محمود ربیعی معلم الفقہ جامع ازہر سے مدینہ منورہ مکہ معظمہ ہی میں ملاقاتیں ہوگئی تھیں مصر کا پروگرام بتادیا گیا تھا سب سے پہلے حضرت علامہ ربیعی صاحب تما

نے اپنے یہاں ہم لوگوں کو کھانے پر مدعو فرمایا۔ جہاں مفصل باتیں ہوگئیں حضرت نے ہمارا مرتب کردہ فتویٰ لے لیا اور تفصیل سے ایک مقدمہ لکھنے کا وعدہ فرمایا انشاءاللہ حضرت رمبی صاحب کہنہ مشق اور مدلل لکھنے والے فقیہ و مضمون نگار ہیں حج ٹیکس کے سلسلے میں بھی جو فتویٰ ہمارے یہاں سے تیار کیا گیا تھا اس پر بھی آپ کا مقدمہ شامل تھا۔ حضرت نے فرمایا انشاءاللہ کافی دلائل کے ساتھ میں اسی ہفتے میں مقدمہ تیار کرتا ہوں تاکہ چند نشستوں میں اس کا مطالعہ کرلیا جائے۔ اور آج کا ناشتہ بھی آپ حضرات کرالیں۔ حضرت نے مقدمہ شروع کر دیا اس درمیان میں وزارت اوقاف نے ہمارا اسکندریہ کا پروگرام مرتب فرمایا جہاں عالم اسلامی کے ۰۰ طلباء کی طرف سے منعقد کردہ جلسۂ عام میں شریک ہو کر ہمیں ایک تقریر کرنا تھی۔ شبان المسلمین کے صدر محترم بھی اس جلسے میں شریک تھے۔ بڑا اچھا اجتماع تھا۔ ہماری تقریر کے بعد صدر شبان المسلمین نے باوجود بڑھاپے کے نوجوانوں کی طرح بڑی پُرجوش تقریر فرمائی جس میں طلباء کو میدان جہاد میں اترنے کا درس دیا۔ اور دوران تقریر میں فرمایا کہ آپ درس و تدریس کے تمام مراحل طے کریں۔ جہاد جسمانی قولی لسانی کے لئے تیار ہو جائیے الجزائر و فلسطین کی قسمت آپ سے وابستہ ہے۔ تین گھنٹے تک ہم لوگ یہاں شریک رہے زوال بعد اپنی قیام گاہ پر واپس ہوئے۔

صبح ناشتے کے بعد صدر محترم ملنے تشریف لے آئے دیر تک باتیں رہیں ناشتے کے بعد ہم اسکندریہ میں بعض حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کی زیارت کے لئے چلے گئے بڑے بڑے تاریخی حضرات

یہاں جلوہ افروز ہیں۔

علامہ ربیعی کی طرف سے ٹی پارٹی

دوسرے دن شام تک قاہرہ پہنچے اسی دن جمعیۃ الرابطۃ الاسلامیہ کی طرف سے زیر نگرانی حضرت علامہ ربیعی صاحب ہمارے اعزاز میں ایک بڑی دعوت دریائے نیل کے کنارے مقام جیزان میں ہوئی۔ جہاں چائے کے بعد حضرت علامہ ربیعی نے ہم لوگوں کا تعارف کراتے ہوئے تحریک حفاظت قبب وقبور اور فتوے کی تیاری کا حال بتایا اور ہم سے تقریر کی خواہش کی ہم نے اور مولانا نورانی میاں صاحب نے مفصل طور پر شرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالی جو علما اس جلسے میں موجود تھے ان سب نے اعانت وحمایت کا وعدہ فرمایا۔

علما ومشاہیر کی دعوتیں :- ہمارے ہوٹل میں حضرت ربیعی صاحب اور دیگر عمائد وعلماء کے کئی اجتماعات بلائے گئے اور تحریک پر تفصیل سے باتیں ہوئیں۔

عشیرۃ المحمدیہ کی جانب سے ہمارے اعزاز میں دعوت اور جلسۂ عام

تیسرے دن عشیرۃ المحمدیہ قاہرہ کی جانب سے ایک جلسۂ عام ہمارے اعزاز میں ترتیب دیا گیا یہ انجمن قاہرہ کی سب سے پرانی اور خالص مذہبی انجمن ہے ایک ماہانہ رسالہ المسلم بھی نکالتی ہے اسکے ارکان وعہدہ داران بہت اچھے تعمیری کام کر رہے ہیں ۵½ بجے شب سے ۱۲½ بجے تک جلسۂ عام جاری رہا۔ اگرچہ اس دن

ہماری طبیعت خراب تھی مگر اس اجتماع میں شریک ہونا پڑا۔ ہماری صحت کی خرابی کے باعث زبانی بیان مفصل تقریر کی۔ تحریک قبب و قبور کا بھی تقریر میں ذکر آگیا۔ جو حضرات علما موجود تھے ان میں سے بعض کے دستخط ثبت ہوئے۔ اجتماع نتیجہ خیز رہا۔ تمام تاریخی مساجد و مقابر وغیرہ کی زیارت کی حضرت سیدنا امام شافعی و دیگر بزرگوں کے مزارات پر حاضریاں دیں بڑی پر لطف محافل تھیں جن میں روحانی جلوے نمایاں طور پر نظر آتے

مقدمہ فتاوے :۔ استاذ محترم حضرت علامہ محمود ربیع دامت برکاتہم العالی نے نہایت عمدہ اور پوری وضاحت کے ساتھ تمام عنوانات پر شامل مقدمہ فتوی تیار فرمایا تین نشستوں میں اس کی سماعت ختم ہو سکی پھر ٹائپ کرلینے کے بعد بھی مقابلہ کیا گیا ٹائپ بہت غلط ہوا کافی سے زیادہ اغلاط باقی رہ گئیں تھیں انہیں ٹھیک کیا گیا۔ جو مسودہ ہمارے پاس رہا وہ اس درجہ کٹا ہوا تھا کہ اس سے طباعت کا مسودہ تیار کرنا دشوار عظیم تھا۔ مگر اللہ کا نام لیکر سارے مراحل طے کئے جائیں گے۔ یہ تو مصر کے علما و مشائخ کے دستخط بھی ہونے لئے مگر استاذ ربیع صاحب کے مقدمے سے فتوے کا کافی وزن بڑھ گیا ہے مصر میں ہماری تحریک نے الحمد للہ اچھا رخ اختیار کرلیا ہے مستقبل میں بھی خدا کی نصرت و اعانت ہمارے ساتھ رہے تاکہ ہماری تحریک کامیاب ہو

سفر عراق مقدس :۔ مصر میں تحریک کے حال و مستقبل کے انتظامات کرکے عراق شریف کا پروگرام بنایا۔ سفر عراق ہمارے سفر کا خلاصہ ہے مدینہ منورہ سے کام شروع ہوا آقا کے مدینہ کے فرزند گرامی قدر کے استاذ

کی حاضری میں ایک کی رپورٹ پیش کرینگے۔ اگرچہ ان دنوں عراق کا سیاسی مطلع گرد آلود اور زمین ناہموار ہے مگر ہمیں تو اپنی سرکاروں میں حاضریاں دے کر ہر مسئلہ کو پیش کر کے خدائے قدوس کی بارگاہ میں دعائے کامیابی کرنا ہے۔

دو، تین دن قاہرہ میں سیٹوں کے لئے کوشش کی بالآخر عراقی ایرویز سے مل گئیں۔ ۱۲ بجے دن کے ہوائی جہاز سے ہم سب لوگ ایک ساتھ روانہ ہوئے۔ جو سامان جمع کر رکھا تھا۔ اس کا محصول اندازہ سے کہیں زیادہ دینا پڑا۔

حضرت پیر ابراہیم صاحب قبلہ بغدادی سجادہ نشین آستانہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو مصر سے تار کر دیا تھا مگر اس وقت ہوائی جہاز نہ ملا دوسرا دوسرا تار ہمارے بغداد شریف پہنچنے کے بعد ملا ہم آستانہ اقدس پر پہنچ گئے تار بعد کو آیا مغرب و عشاء آستانہ اقدس پر پڑھی بعد نماز حضرت پیر صاحب قبلہ سے مہمان خانے میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں اوپر کے کمرے میں ہمارا سامان حسب معمول رکھا گیا شب میں اوپر کے صحن میں آرام کرتے دن میں بوجہ شدید گرمی کے تہ خانے میں آرام کیا جاتا۔

ان دنوں عراق میں جشن یوم آزادی منایا جا رہا ہے۔ ہمیں کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف کی حاضریاں دینا تھیں ہمارے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ ہم شریک ہو سکتے۔

سفیر پاکستان سے ملاقات:۔ مسٹر خٹک سفیر پاکستان ہمارے پرانے

دوجہت میں۔ جب ہم لوگ طاشقند علما کا وفد لے کر براستہ افغانستان جا رہے تھے، وہاں بھی خٹک صاحب نے ہمارے وفد کی شاندار دعوت کی تھی۔

مسٹر خٹک سے جلد بغداد میں ملاقات کر کے ضروری حالات معلوم کرنا تھے تقریباً دو گھنٹہ تک باتیں ہوتی رہیں۔ اکثر و بیشتر مسائل معلوم ہو گئے۔ لیکن ہم نے عراق کے اندر طے کر لیا ہے کہ سوائے مزارات کی حاضری کے دوسرے معاملات میں نہ پڑیں گے۔ چنانچہ اگلے دن ہم لوگوں نے کربلائے معلیٰ نجف اشرف کی حاضری کا پروگرام بنا لیا اور آستانۂ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پر بھی عرض کر دیا گیا کہ حضور سیدنا امام عالی مقام اور بارگاہ مولائے کائنات میں حاضری کا عزم ہے سرکار کے توسط و وسیلے سے حاضر ہونے کا جذبہ ہے اجازت مرحمت ہو۔

سفر کربلا و نجف:۔ صبح نماز فجر اول وقت مسجد شریف میں ادا کر کے بذریعہ موٹر ہم سب لوگ روانہ ہو گئے۔ موٹر نئی تھی ڈرائیور بھی بہت اچھا چلانے والا تھا۔ اس نے ½ ۹ بجے تک کربلائے معلیٰ پہنچا دیا۔ ہم سب باوضو تھے۔ سیدھے آستانۂ شریف کے اندر حاضر ہو گئے بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ آستانۂ اقدس پر حاضری ہوئی حسیات و جذبات پر سیدنا امام عالی مقام سے ارادت و عقیدت غالب تھی ایک ایک لمحہ اس طرح گزر رہا تھا کہ ہم اپنے اوپر فخر کر رہے تھے کہ شہنشاہ کونین کے نور نظر لخت جگر کے دربار انور پر حاضر ہیں۔ یکبارگی جذبات کا رخ کربلا کی تاریخ اور حضرت امام علیہ السلام

کی شہادت کے واقعہ جلیلہ کی طرف ہو گیا۔

دل نے کہا دیکھو ایک یزید ہے کہ آج لوگ حضرات اہلبیت اطہار کے ساتھ گستاخیاں، اہانتیں، قتل و غارتگری کرنے پر لعنت کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور ایک فرزند رسول علیہ السلام ہیں کہ صدیاں گذر گئیں زمانے کے اوراق الٹ گئے۔ تاریخیں بنیں اور بگڑیں۔ مگر حضرت سیدنا حسین علیہ السلام کا واقعہ شہادت آج تک زندہ ہے اور لوگوں سے خراج عقیدت پیش کرا رہا ہے۔ دنیا پر کمیونزم کا غلبہ ہو یا آمریت مسلط ہو حضرت سیدنا حسین کی یاد ہر زمانہ میں باقی رہیگی اُسے نہ مٹایا جا سکے گا۔ اہل تصوف قادری مشرب درویش و فقیر اس آستانے سے لینے اور مانگنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مانگنے والے کی طلب و ظرف کے مطابق دینے والی سرکار کی طرف سے سب کچھ ملتا ہے۔ بس آج دربار عالی سے ایمان و ایقان عشق و محبت غلامی و وفاداری کی دولت عطا ہو بارگاہ عالی سے نسبت قدیم قائم ہے۔ بس یہی آرزو ہے کہ زندگی کی تمامی ساعتیں آپکی محبت و پیروی میں گذریں۔ زبان و قلم سے حق بات نکلے۔ حق پر جینا حق پر مرنا شیوۂ حیات ہو۔ بھائی ضیا القادری اور مولانا مفتی غلام قادر کشمیری یاد آگئے اُنکے لئے دعائیں کیں چند اور خصوصی معروضات تھے جن کا قرطاس اور الفاظ و حروف سے تعلق نہیں کہا جو کچھ کہا مانگا جو مانگا۔

آخر میں پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں خدائے واحد ہر مسلمان کو دین اسلام پر قائم رکھے۔ پھر اپنے خاندان کے چند

۔ معمولات خاص ادا کئے۔ اوراد ختم کر کے دیگر اطراف و جوانب میں سلام عرض کرکے رخصتی فاتحہ پڑھی اپنے احباب و اخوان اور دوستوں کا سلام نیاز پیش کیا۔

نجف اشرف کی روانگی :- دو گھنٹے دربار سیدنا امام عالی مقام میں حاضر رہ کر اسی وقت نجف اشرف روانہ ہو گئے ۲ گھنٹے کے اندر موٹر ڈرائیور نے نجف اشرف پہنچا دیا۔ اب ایک ایسی سرکار میں حاضر ہیں جو باب علم ہے تصوف و محبت عشق و عرفان کا امام ہے جس کی محبت و ولایت مسلّم ہے جس کی محبت کا ہونا محبت نبوی کے لئے لازم ہے۔ کون ہے جو بارگاہ حضور مولائے کائنات میں ارادت نہ رکھتا ہو جس کے فضائل و شمائل قوت و بہادری شجاعت اطاعت نبوی تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ بغیر اس بارگاہ شریف سے نسبت و ارادت رکھے ہوئے دربار مصطفوی میں حاضری نہیں ہوتی۔ ہم سب دیر تک بارگاہ حضور مولائے کائنات میں خاموش مؤدب کھڑے رہے۔ جب تجلیات و انوار روحانی کا نزول ہونے لگا تو قلب بیدار ہوا توجہات عالیات منعطف ہونے لگیں۔ سرکار والا کے دربار میں عقیدت و محبت کے ساتھ جہاں تک حافظے نے کام دیا نام لئے۔ جب نام فراموش ہوئے تو پاک و ہند کے بسنے والوں کے لئے دینی دنیوی برکات کی دعائیں مانگیں آخر میں معروضہ کیا کہ جنت البقیع اُحد شریف جنت المعلےٰ کے قبے و قبور کی جو تحریک شروع کی ہے اس میں کامیابی حاصل ہو۔

آستانہ مبارک پر ایصال ثواب و معروضات پیش کیے حضرت نزدو صاحب کے ساتھ ان کے مکان پر آئے کھانا کھایا آرام کیا۔ ۴ بجے شام کو فاتحہ پڑھنے کے بعد براستہ کوفہ و فرات واپس ہوئے

عصر و مغرب راستہ ہی میں پڑھی بغداد معلّٰی دیر سے پہنچے۔ عشاء کی جماعت حضرت پیر صاحب قبلہ کی معیت میں ادا کی۔ فاتحہ کے بعد مکان آکر کھانا کھایا۔ ½۱۲ بجے آرام کیا۔ آج طبیعت میں بجائے کسل کے زیادہ تازگی تھی۔ صبح سویرے تہجد کے وقت اٹھے معمولات ادا کیے۔ آستانہ حضرت سیدنا غوث اعظمؓ پر حاضر ہوئے۔ فجر کا وقت شروع ہوا۔ نماز ادا کی۔ جماعت ختم ہونے کے بعد دلائل شریف کا ختم کیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سرکار صاحب بغداد رضی اللہ عنہ کے حضور سلام عقیدت پیش کیا۔ اپنے معروضات نذر کیے۔ ۸ بجے مہمان خانے میں حاضر ہوگئے۔

مزار سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؓ پر حاضری

بغداد شریف حضرات صلحا و اولیا اتقیاء۔ شہدا۔ علماء۔ فقہا و محدثین کا مرکز ہے۔ صدہا ہزارہا روحانی پیشوایان جلوہ گر ہیں۔ سب کے مزارات پر حاضری تو مختصر سے وقت میں مشکل ہے۔ البتہ سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ و سرکار امام اعظم ابوحنیفہ پر حاضر ہونا واجبات سفر میں ہے۔ ہم اپنے رفقا کے ساتھ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوئے آج کل آپ کے روضہ شریف پر مرمت کا کام ہو رہا ہے۔ شاہی بیگم مصروف

کاریگر شیشے اور پتھر پر نقاشی کا کام تیزی سے جاری ہے۔ دیر تک ہم لوگ آستانہ شریف پر حاضر رہے۔ آپ کے انوار روحانی برابر آرہے تھے۔ طبیعت کو انتہائی سرور ہوا۔

یہاں سے فارغ ہوکر سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوکر فاتحہ دیا کرتا ہے۔ تبرک کے لئے راستہ سے مٹھائی خریدی۔ آتے ہی حضرت پیر صاحب قبلہ سے فاتحہ کے لئے عرض کیا۔ حضور نے فاتحہ دی آستانہ مبارک اور مہمان خانے میں تبرک تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ پڑھنے گئے حضرت کا آستانہ پاک برکات کا نمونہ ہے کیوں نہ ہو آپ صوفیا کے ناخدا و سردار ہیں اور مقام مرتفع رکھتے ہیں۔

سفر ایران کی تیاریاں :- بغداد معلیٰ میں گیارہ دن قیام کے بعد اب ایران کے سفر کی تیاریاں شروع کردی گئیں پہلے تو سیٹوں کی امید منقطع ہوگئی تھی۔ مگر ہم اور نورانی میاں ایک دن دفاتر میں ساتھ بھاگے بالآخر ایرانی ایر سروس سے ہماری سیٹیں بک ہوگئیں۔ بغداد شریف سے ایک تار وزیر تشریفات کو دوسرا علامہ نفسی کو دیا گیا کہ ہم لوگ ایران سروس کے ہوائی جہاز سے ۱۳ جولائی کو رات میں طہران پہنچ رہے ہیں۔ جہاز اگرچہ بغداد سے لیٹ چلا تھا۔ مگر طہران اپنے وقت معینہ پر پہنچ گیا۔ طہران کا مطار بہت خوبصورت بنا ہوا ہے جیسے

ہی ہم لوگ ہوائی جہاز سے اتر کر اندر پہنچے تو دیکھا کہ علامہ فلسفی کے نمائندگان آئے ہوئے ہیں۔ اشاروں اشاروں میں باتیں ہوگئیں چند منٹ کے اندر یہ حضرات اندر تشریف لے آئے اور ہمیں بغیر کسی دشواری اور مصیبت کے معرسان کے باہر لے آئے۔ علامہ فلسفی کی ان دنوں مجالس جاری تھیں ۲ بجے شب کے آپ واپس ہوتے ہیں اس لئے اپنے نمائندگان کو مطار پر معہ گاڑی کے بھیجا مطار سے ہم لوگ اسی وقت موٹر میں سوار ہوکر نصف گھنٹہ میں علامہ فلسفی کے مکان پر پہنچ گئے۔ علامہ فلسفی تشریف لا چکے تھے۔ پرجوش طریقے سے بغل گیر ہوئے کھانا تیار تھا سب نے کھایا۔ باتیں ہوتی گئیں۔ علامہ فلسفی کی خدمت گرامی میں ہم نے مصر سے ایک مفصل خط روانہ کر دیا تھا جس میں ایران پہنچنے کی غرض وغایت تحریر کر دی تھی علامہ موصوف نے اس کے مطابق ایک دلچسپ وموثر اور طویل پروگرام بنا لیا تھا۔ فرمایا صبح ۹ بجے سے علمائے ایران اور مجتہدین کرام بغرض ملاقات تشریف لائیں گے اور بعض وہ بزرگ ترین شخصیتیں بھی تشریف لائیں گی جو نہ تو شہنشاہ کے دربار میں جاتی ہیں۔ نہ کسی کے استقبال میں شریک ہوتی ہیں مگر چونکہ آپ لوگ مزارات حضرات اہلبیت اطہار و صحابہ کرام کی تعمیر و حفاظت کا اہم کام شروع کرنے کی تحریک لے کر آئے ہیں اس لئے تمام اکابر ایران علما و مشاہیر اس تحریک میں پوری دلچسپی لینے کے لئے شریک ہوکر تشریف لائیں گے چنانچہ صبح ۹ بجے سے اکابر علما و مشائخ تشریف

لانے لگے جب ڈیڑھ سو سے زیادہ کا اجتماع ہو گیا تو ہم نے ایک تقریر کی جس میں صورت حال کو واضح کیا۔ اپنے مرتب کردہ فتوے کا ذکر کیا مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی القادری نے ہمارا مرتب کردہ فتوے اور علامہ ربیع مصری کا مقدمہ سنایا اکابر علماء و مشائخ نے دونوں فتوے گہری دلچسپی کے ساتھ سنے اور اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ½ ۱۰ بجے دن تک یہ پہلی نشست جاری رہی درمیان میں مقامی اخبارات کے نمائندگا ہمارے بیان کے لیے تشریف لے آئے علامہ فلسفی کا اصرار تھا کہ مختصر سا بیان دیدیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ایک بیان مختصر اور جامع لکھوایا اخبارات نے ہمارے اور ساتھیوں کے فوٹو بھی لئے بعض وہ اخبارات جو شام کے وقت نکلتے ہیں ان میں نیوز کے ساتھ فوٹو بھی شائع ہوئے دوسرے دن بھی حضرات علماء و مشائخ کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا تین دن تک مسلسل یہ ملاقاتیں جاری رہیں۔

شہنشاہ ایران کی تفصیلی ملاقات

اعلیحضرت شہنشاہ ایران کی جانب سے وزیر تشریفات لئے تشریف لائے اور ہمیں پیام دیا کہ اعلیحضرت تاجدار ایران نے کل ملاقات کے لئے طلب فرمایا ہے۔ دن میں ہم نے ملاقات کے لئے ضروری نوٹ تیار کئے اور علامہ فلسفی صاحب سے اس بارے میں مذاکرات بھی کئے گئے۔ ½ ۱۰ بجے دن کو ہم معہ اپنے رفقا کے محل شاہی پہنچ گئے۔ جہاں سب سے پہلے وزیر تشریفات

نے استقبال فرمایا۔ ۱۰ اشخاص کے قریب ملاقاتی کمرے میں ہم لوگ رہے
ازاں بعد شاہی کمرے میں بغرض ملاقات داخل ہوئے۔ شہنشاہ نے
گرمجوشی سے معانقہ و مصافحہ فرمایا اور دیکھتے ہی پہچان لیا۔ فرمایا فلاں
فلاں موقع پر آپ سے کراچی میں ملاقاتیں ہوئی تھیں مرکزی جمعیۃ علمائے
پاکستان کی جانب سے ہمیں عصرانہ و سپاسنامہ دیا گیا تھا میں پوری
طرح واقف ہوں کہ آپ کراچی و پاکستان میں مجالس میلاد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور یوم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تزک و احتشام کے ساتھ کرتے
ہیں جزاکم اللہ خیراً الجزاء۔

ہم نے گزشتہ دس سال کے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ
کہ اب سے ۶-۷ سال قبل جمعیۃ علمائے پاکستان نے ایک وفد
حجاز مقدس بھیجا تھا۔ دو ماہ کی لگاتار کوششوں کے بعد کامیابی حاصل
کی گنبد خضرائے مقدس انہدام سے بچ گیا اور آثار شریفہ و تبرکات نبویہ
برقرار رہے اس وقت سے یہ تحریک میرے قلب میں جاگزیں تھی کہ
بقیع واحد و جنت المعلیٰ میں مزارات صحابہ کرام و اہلبیت عظام کے
منہدمہ مزارات و قبب کی صیانت و حفاظت و بقا کے لئے کچھ کرنا چاہئے
چنانچہ اس مرتبہ ایک فتویٰ مرتب کیا جس پر ابتداءً پاک و ہند کے علما
کے دستخط کرائے گئے فریضۂ حج سے فارغ ہو کر ہم لوگ جدہ شریف سے
سیدھے قدس۔ لبنان۔ عمان۔ بیروت۔ دمشق۔ مصر و اسکندریہ بغداد
گئے ان سب مقامات پر علمائے کرام کے دستخط حاصل کئے علمائے مصر نے

تصدیقات کرائیں فتویٰ پر مقدمہ لکھوا دیا گیا آخر میں ہم لوگ ایران حاضر ہوئے ہیں۔ الحمدللہ کہ اس بارے میں سب سے زیادہ گہری دلچسپی کا اظہار حضرات علمائے ایران نے فرمایا اور طے کیا کہ ایران سے ایک فتویٰ بزبان فارسی و عربی شائع کیا جائے گا۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ایک وفد یہ فتویٰ طہران سے شہنشاہ معظم کا گرامی نامہ لے کر جائے جس میں جلالۃ الملک المعظم سعود کو لکھا جائے کہ وہ مزارات صحابہ و اہلبیت اطہار کو پختہ بنوائیں ہر ایک مزار پہ کتبات لگائے جائیں جن پر نام کندہ ہوں تاکہ زائرین کو سہولت ہو۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے انگریزی زبان میں مفصل تمام امور پر روشنی ڈالی۔ دیگر موضوعات پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا پھر پاکستان و ایران کے تعلقات کی خوشگواری پر مذاکرات جاری رہے آخر میں جلالۃ الملک المعظم نے فرمایا کہ شہر میں آپ حضرات علامہ فلسفی کے مہمان رہیں گے اور باہر ہمارے مہمان ہونگے یہاں سے آپ لوگ قم۔ اصفہان۔ مشہد مقدس۔ خراسان جائیں گے تو ہماری طرف سے مہمانداری ہوگی۔

قم کا سفر:- چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ قم گئے۔ قم طہران کا سب سے بڑا علمی مقام ہے۔ جہاں علامہ بروجردی کی زیر نگرانی ایک عظیم الشان دارالعلوم اور ایک شاندار مسجد تیار ہوئی لاکھوں روپیہ طلبا و مدرسین پر خرچ کیا جاتا ہے۔

طہران سے بذریعہ موٹر ہم لوگ روانہ ہوئے ۱۲½ بجے قم پہنچ گئے۔ جہاں حضرات علمائے کرام اور علامہ بروجردی کے اہالیان خاندان سے

ملاقات میں ایک بڑی تعداد علمائے قم کی موجود تھی دیر تک تعزیت کے بعد تحریک حفاظت کتب و قبور پر مذاکرات ہوتے رہے یہاں کے علماء نے بھی فرمایا ہم میں کا ہر ایک فرد اس تحریک کے ساتھ ہے سہ پہر تک ہم لوگ قم رہے اور مختلف شعبہ جات کا مشاہدہ کرتے رہے دوپہر کا کھانا کھا کر آرام کیا ۴ بجے فارغ ہو کر طہران واپس آئے ۔ طہران کی خاص خاص عمارات مساجد خانقاہیں مزارات دیکھے ۔

مشہد مقدس کا سفر :- قم کے بعد ہم لوگ مشہد مقدس کے لئے ہوائی جہاز سے روانہ ہوئے مطار پر گورنر کے نمائندے اور علمائے کرام کے اجتماع نے استقبال فرمایا اترتے ہی کپڑے بدلے ۔ ازاں بعد آستانہ حضرت امام پر حاضر ہوئے ۔ آستانہ پاک بالکل کربلا کے نمونے کا ہے بڑا بافیض آستانہ ہے ہزاروں ارادتمند ہر وقت جمع رہتے ہیں بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ حاضریاں دیں ایصال ثواب کیا ۔ پھر ایک طویل نشست حضرات علما کی رہی جس میں تحریک کا پس منظر ہم نے بیان کیا ۔ حضرات علمائے طہران اور قم کی تائیدات کا ذکر کیا ۔ مشہد کے علما و مجتہدین کرام نے پوری گرمجوشی کے ساتھ اعانت و اشتراک حمایت و تائید کا یقین دلایا ۔

ہم لوگ مشہد مقدس میں تین دن حاضر رہے ۔ یہاں کے تمام مشہور مقامات مزارات وغیرہ دیکھے ۔ لائبریری مدارس مساجد کا معائنہ کیا ۔ مشہد کے گورنر صاحب سے تفصیلی گفتگو ہوئی بڑے خوش اخلاق اور

متواضع ہیں شام کو علمائے کرام کی میٹنگ میں دوبارہ ہم سے ملنے خود تشریف لائے ہیں اور ہمارے رفقاء کو ایک ایک بیش قیمت تسبیح پیش فرمائی تین روز کا قیام ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت رہا بڑی پر لطف دعوتیں ہوئیں۔ پہلی دعوت گورنر صاحب کی طرف سے ہوئی اس دعوت میں اکثر و بیشتر عمال تشریف فرما تھے۔ مختلف مسائل پر تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ پاکستان کس طرح ترقی کر رہا ہے اس موضوع پر بھی اچھی خاصی باتیں رہیں۔

پاکستان قونصل مسٹر شیخ ہمارے ساتھ ہر جگہ رہے آپ نے انتہائی اخلاص و محبت کا ثبوت دیا۔ ایک روز آپ کے یہاں عصرانہ ہوا۔ دوسرے دن بعض پاکستانی حضرات نے دعوت چائے دی۔ تین دن بہت اچھے گذرے۔ مشہد مقدس کا موسم بہت خوشگوار تھا۔

اصفہان و خراسان کا سفر:۔ ایران میں طہران کے بعد مشہد مقدس اصفہان و خراسان۔ شیراز قابل دید و زیارت مقامات ہیں۔ مشہد کے بعد ہم اصفہان و خراسان گئے اور دونوں جگہ حکومت کے مہمان رہ کر ان دونوں مقامات پر بھی ہم سب کی زیادہ سے زیادہ تواضع فرمائی گئی۔ اصفہان و خراسان کی تمام تاریخی مساجد وغیرہ دیکھیں بڑے دلچسپ شہر ہیں پورے ایران کا علاقہ نہایت آباد و شاداب علاقہ ہے یہاں کے سفروں میں کافی دلچسپیاں رہیں بعض بعض ایسی نادر عمارات و مصنوعات دیکھیں جن کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔

ہر جگہ علما ومجتہدین وعمال حکومت نے زیادہ سے زیادہ اکرام فرمایا۔ ۴ روز اصفہان وخراسان کی زیارات میں گذارے شیراز جانا نہ ہوسکا جس کا قلق رہا۔

شہنشاہ ایران کا عطیہ :- جیسے ہی ہم لوگ طہران واپس ہوئے اور مراجعت کی اطلاعات اعلیٰحضرت کی خدمت گرامی میں پہنچیں اسی دن شام کو اعلیٰحضرت نے اپنے ایک معتمد کے ہمراہ ایک شاندار عصا جو زر وجواہرات سے مرصع تھا ہمارے لئے تحفۃً روانہ فرمایا اگرچہ یہ عصا ہمارے استعمال میں نہ آئیگا۔ مگر شاہانہ عطیہ تھا اس لئے شکریہ ادا کرکے قبول کیا گیا بلاشبہ حکومت ایران نے ہم پر جو مہربانیاں، عطایا سب فرمائیں۔ ہم انہیں نہیں بھلا سکتے۔ یہ اقدامات پاکستان وایران دونوں کے لئے باعث برکت ہونگے۔

اخبارات وجرائد کا طرز عمل

چودہ دن کے قیام میں اخبارات وجرائد کا طرز عمل ہمارے ساتھ غیر معمولی اچھا رہا۔ ہم خصوصیت کے ساتھ مدیران جرائد ومالکان کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات نے صحیح طور پر اخوت ومحبت کا ثبوت دیا۔

حضرات علما ومجتہدین کرام کی محبتیں

ہم علمائے اعلام ایران کی کرم فرمائیوں اور مخلصانہ نوازشات کو کبھی کسی طرح فراموش نہیں

کر سکتے۔ علمائے کرام میں علامہ فلسفی اور تمامی حضرات مجتہدین کرام کی خدمت گرامی میں ہم لوگ صمیم قلب کے ساتھ ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان و ایران کے علما کے مابین ایک مستحکم رشتۂ اخوت قائم ہو گیا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا۔ ہم اپنے قلوب میں حیرا ئدو اخبارات کی محبت کا نقش لے کر جا رہے ہیں۔

قابل افسوس بات :- حضرات علما و مجتہدین کرام نے روانگی سے قبل اپنی بیش قیمت تالیفات عنایت فرمائی تھیں۔ اور بعض نادرات بھی پیش کیے گئے تھے۔ افسوس کہ ایران سے مراجعت کے وقت سامان زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وہ سب کے سب مطار پر حضرت علامہ مدنی کو واپس کئے گئے اور انکا وعدہ تھا کہ یہ سامان ہمیں بھیجا دیا جائیگا خدا کرے کہ سامان ہمیں مل جائے تاکہ ہم علمائے ایران کی تالیفات سے مستفید ہو سکیں۔

پاکستانی سفارتخانہ کی دعوت

طہران کی واپسی سے قبل منجانب سفارتخانہ پاکستان نواب صاحب چھتاری کے مکان پر ایک شاندار دعوت ہوئی جس میں شہر کے معززین علمائے اعلام پاکستانی سفارتخانہ کے عمال شریک تھے تقریبًا ۲½ گھنٹے نشست رہی۔

طہران سے مراجعت :- طہران و ایران میں ہم لوگ چودہ دن مقیم رہے اور ہر دن ایک یادگاری دن رہا الحمدللہ کہ اس مملکت

تھا حضرات علما کا ایک خاص مقام رفعت قائم ہے۔ ہر عالم دین ماشاء اللہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا ہے۔ عامۃ المسلمین علماء کے گرویدہ ہیں اور کافی سے زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ علامہ فلسفی کا موقف علمی اور دینی اعتبار سے بہت بلند و مستحکم ہے عوام و خواص سب ہی ان کے معتقد ہیں ہمارے قلوب پر ان تمام اکابر کے کافی تاثرات قائم ہوئے۔

سیٹوں کی بکنگ :۔ ۳۰ر جولائی کو شب جہاں پی-آئی کے ہوائی جہاز سے ہم لوگوں کی سیٹیں بک ہو گئیں۔ جہاز ۲½ بجے شب کو چلے گا اور ٹھیک ۵ بجے صبح یعنی ۲½ گھنٹہ میں ۱۸ سو میل کی مسافت طے کرے گا۔ پی-آئی کا یہ جہاز بہترین جہاز ہے جو یورپ سے آیا ہوا طہران ہو کر کراچی پہنچا ہوگا۔ ہم لوگ وقت سے کافی پہلے مطار آگئے سامان بک کرانے پر معلوم ہوا کہ مقدار سے کافی زائد ہے ۲۰۰ روپیہ سے زیادہ سامان کے جمع کرنا پڑے اور اسی طرح ایران کی سرحد سے نکلنے پر ایک معتد بہ رقم جمع کرنا پڑی۔ علامہ فلسفی اور دیگر علمائے کرام الوداع کہنے تشریف لائے پاکستانی عملہ بھی مطار پر تشریف لایا سب سے معانقہ و مصافحہ کرنے کے بعد جہاز میں آگئے۔ جہاز واقعتاً بڑا آرام کا ہے سیٹیں کافی چوڑی آرام دہ ہیں تاروں کا اس پورے طویل سفر میں ہر جگہ تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ پھر سیٹوں کا یقینی طور پر ایسے وقت فیصلہ ہو چکا ہمارا دیا ہوا تار کراچی

کسی طرح بھی ہمارے پہنچنے سے قبل وصول نہ ہوتا اس لئے بغیر کسی اطلاع و خبر کے طہران سے ہم لوگ چل پڑے جہاز اگرچہ طہران سے کچھ لیٹ چلا تھا مگر سارا ٹائم اس نے بنا لیا اور کراچی ایئرپورٹ پر ٹھیک وقت کے مطابق ۵ بجے پہنچ گیا اترتے ہی نماز فجر پڑھی اوراد و وظائف پورے کئے۔ پھر سامان کی چیکنگ وغیرہ ہوئی تقریباً دو گھنٹے کے بعد بخیر و عافیت مکان پہنچ گئے۔

عرس سراپا قدس :- شیخی و مرشدی حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف کا انعقاد طے کیا تمام انتظامات کا آغاز ہوا الحمد للہ اس سال کا بیاذ عرس شریف وسیع سے وسیع تر ہو گیا۔ عرس شریف کی تین نشستیں ہیں۔

مجالس میلاد نبوی کے باعث فتاوی اور سفرنامہ کی طباعت میں قدرے تاخیر

عرس شریف کے بعد ہی مجالس نبویہ کے پروگرام شروع ہو گئے ایک ایک دن میں چھ چھ تقریروں کا سلسلہ جاری رہا پھر باہر کے جلسے علیحدہ پورا مہینہ ان مصروفیات میں گذر گیا۔ پھر بھی مشاغل کے باوجود سب سے پہلے فتوی کی اردو کاپی پھر عربی نسخے اور مقدمہ کی کاپیاں کالمپوز کرانا شروع کیا۔ فیروز اینڈ سنز میں بہترین کاغذ پر طباعت کا انتظام کیا گیا سفرنامہ کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ مگر بعض احباب کے اصرار پر دو دن میں یہ سطور قلمبند کیں اور بشکل کتاب زیور طبع سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔

آخری گذارش :- الحمد للہ ہمارا یہ طویل سفر تین ماہ دس دن میں

ختم ہوگیا۔ ہم نے ان ممالک میں پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی جہاں جہاں غلط فہمیاں تھیں انہیں دور کردیا۔ پاکستان اور ممالک عربی میں تعلقات کے مستحکم کرنے میں اپنی قوت عملیہ صرف کی۔ اگر ہمارے یہاں کی خارجی سیاست صحیح اسلوب پر قائم رہے اور ہم اپنے دشمنوں کے پروپیگنڈے کی طاقت کو باخبر ہو کر کام کریں تو بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔

ہمارے یہ وفود الحمدللہ عالم اسلامی میں چودہ سال سے جاتے رہے ہیں اور ہم بیرونی مقامات کے سیاست دانوں عوام و خواص کے طبقات میں گھس کر کام کرنا جانتے ہیں لہٰذا ہمیں معلوم ہے کہ عالم اسلامی کا عموماً اور عالم عرب کا رجحان طبع کیا ہے۔ بحالات موجودہ دنیائے عرب میں پاکستان کا موقف بہتر ہے بشرطیکہ ہمارے سفارتخانے اور ہمارا مرکز پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل رہے اور بصیرت و احتیاط کے ساتھ ایسے اقدامات کئے جاتے رہیں جن سے پاکستان اور عالم اسلامی کے مابین روابط اتحاد زیادہ سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہوں۔

فقیر محمد عبد الحامد القادری البدایونی

۱۷ ربیع الثانی شریف سنہ ۱۳[illegible]ھ

ضمیمہ ۱

قطعۂ تاریخ

سفرنامہ حضرت مجاہد ملت عالم دوراں سفیر پاکستان مولانا شاہ محمد عبدالعلیم مدظلہ

از لسان الحسان مولانا الحاج یعقوب حسین صاحب ضیا القادری

بدایونی مولانا حامد میاں
وہ سیاح دو عالم
ہیں دور رواں کے بزرگ جلیل
ادیب زمان شیخ عالی
بزرگ آپ کے ایک سو سال سے
رہے ہیں سدا عالم
مقیم آپ ہیں خطۂ پاک میں
جہاں میں مگر آپ کا ہے
سراپا عمل آپ کی ذات ہے
ہمیشہ ہی رہتے ہیں وقف سفر
ہوئے ناظم روضۂ اصال بھی
گئے مکہ مدینہ بہشت نظر
کیا حج حرمین میں حاضر ہوئے
لئے دل میں انوار خیر البشر
قمر تھے بصف الہی رفیق
تھے ہمراہ نور الہ
یہ دونوں کرم معظم بزرگ
ہیں افلاک ملت
مدینے سے عمان وارد ہوئے
یہاں سے گیا سوئے ...
پھر سوڈان پہ حاضر ہوئے
کئے فیض حاصل بہ روح
گئے انقرہ قاہرہ اور دمشق
ہوئے مہمان غوث اعظم کے
ہوئے حاضر کربلا و نجف
کیا کاظمین مشہدیں کا سفر
شہنشاہ ایران کے مہمان تھے
ہوئے مہربان آپ پر تاجور
سلامی ہوئی مشہد قدس میں
ملے ملک ایران کے نامور

ہے سال طباعت کا گر کچھ خیال
ضیا لکھ حقیقی بیان سفر

۱۳ ھ ۸۲